Rampur State Gazette

بحکم بندگان اعلیحضرت حضور پرنور دام اقبالہم و ملکہم

نمبر ۳۵ مطبوعہ روز شنبہ بتاریخ ۸ جمادی الثانی ۱۳۵۴ھ مطابق ۷ ستمبر ۱۹۳۵ء جلد ۲۳

حصہ اول

تجویز اجلاس جوڈیشل کمیٹی ریاست رامپور

(۱)	مقدمہ نوشہ ملزم (اپیلانٹ / مدعی) بنام سرکار بہادر ذریعہ جھلوکی فدا خاں (ریسپانڈنٹ / فریق ثانی)	۳ و ۳

(مطبوعہ اسٹیٹ پریس رامپور)

تجویز جوڈیشل کمیٹی

مسلم مقدمہ اپیل فوجداری نمبر

نوشہ ملزم — اپیلانٹ / سائل — بابا نند کشور (وکیل)

بنام

سرکار بہادر ضلع ... خدا خاں — ریسپانڈنٹ / فریق ثانی

بنا راضی تجویز عدالت العالیہ ہائیکورٹ مورخہ ۲۸ جولائی ۱۹۳۵ء جس میں بسزائے موت بجرم دفعہ ۳۰۲ عدالت العالیہ ہائیکورٹ سے ملزم نوشہ خاں کو باثبات جرم ۳۰۲ تعزیرات سزائے موت کا حکم صادر ہوا ہے۔ اپیل ملزم اور مسل منظوری سزائے موت برائے سماعت و تجویز ہمارے روبرو پیش ہوئی ہیں۔

واقعات مقدمہ حسب ذیل ہیں۔ ملزم موضع الک دینی علاقہ انگریزی کا باشندہ ہے۔ موضع اندکھیڑہ واقع ریاست رامپور سرحد انگریزی سے ملحق ہے۔ موضع اندکھیڑہ کا جنگل مویشی چرانے کے لئے مستاجر چودھری پور بھرے پدہان نے نیلام میں لیا تھا۔ خدا خاں مقتول بھرے پدہان کا ... تھا اور جنگل کی نگرانی کیا کرتا تھا۔

بتاریخ ۲۶ اپریل تقریباً دس بجے دن کے ملزم کی تقریباً ... مویشی اندکھیڑہ کے جنگل میں چر رہی تھیں۔ خدا خاں مقتول ہمراہی ... وسطی جنگل میں موجود تھا۔ مقتول گھوڑی پر سوار تھا۔ مقتول نے اپنے ہمراہیوں سے مویشی پکڑ کر ... دیا۔ یہ لوگ مویشیوں کو گھیر رہے ... ملزم دونالی بندوق ہاتھ میں لئے ہوئے موقع پر پہنچ گیا اور آواز دیکر پوچھا کہ میرے مویشی کون لئے جاتا ہے۔ مقتول نے کہا کہ ہم ...

اس نے کہا کہ میں لیجانے نہ دونگا۔ مقتول نے کہا کہ چار روپیہ ڈال اگر لیجانے نہیں دیگا۔ یعنی جنگل کی چرائی کے ۴ روپیہ ادا کر دے۔ وہ چار روپیہ لینے پر رضامند نہیں ہوا۔ خدا خاں نے کہا کہ میں مویشی لیجاؤں گا نہیں چھوڑونگا۔ ملزم نے کہا کہ میں لیجانے نہیں دونگا۔ دونوں میں الٹ بدل ہوتی رہی۔ آخرکار ملزم نے مقتول کی طرف بندوق کا فیر کر دیا چنانچہ مقتول بندوق کے فیر سے مضروب ہو کر گھوڑی پر سے گرا اور فوراً مر گیا۔ مقبول ... اطلاع کنندہ ... اور ... اس وقت جنگل میں موجود تھے۔ نوشہ خاں ملزم بندوق لیکر فرار ہو گیا۔ ... نے پدہان کو ... اطلاع کر دیگا۔ پدہان نے ... کو ہدایت کی کہ چوکیدار کے ہمراہ جاکر تھانہ بلاسپور میں اطلاع کرے۔ ... نے تھانہ میں واقعات مذکورہ بالا کی ۲ بجے دن کے رپورٹ درج کرائی۔ پولیس موقع پر تقریباً ۴ بجے دن کے پہونچ گئی۔ اور نعش ۵ بجے دن کے روانہ کر دیگئی تھی۔

۲۷ اپریل کو تقریباً ۱۱ بجے دن کے نعش کا پوسٹ مارٹم شفاخانہ صدر میں کیا گیا۔ جسم کے اوپر کے حصہ پر چھروں کے ۲۱ نشانات تھے۔ ایک گولی مقتول کے جسم سے نکل کر موقع پر گر گئی تھی۔ اسکو بھی پولیس نے ڈاکٹری معائنہ کے لئے پیش کیا۔ ڈاکٹری معائنہ سے اسپر خون کے نشانات پائے گئے۔ مگر پوسٹ مارٹم رپورٹ اور نہ بیان ڈاکٹری سے یہ پتہ چلتا ہے کہ کونسا زخم گولی کا تھا۔ عدالت سیشن میں ڈاکٹر کا بیان نہیں ہوا۔ عدالت ابتدائی میں ڈاکٹر نے بیان کیا تھا کہ "ایک نشان دو انچ قطر والا آرپار تھا۔ جو دو چھروں کی وجہ سے بنا تھا۔ ... دو چھرے سیدھی

نل ہی سے نکالے گئے تھے اور جس سے یعنی دو انچ والے سوراخ میں سے ایک ڈیڑھ انچ بڑی آنت مع اپنی جھلیوں کے باہر کو نکلی ہوئی تھی۔ اس بیان سے مائل بموز نے نتیجہ نکالا ہے کہ وہ سوراخ جس میں مقتول کی آنت نکل آئی تھی اسی گولی کا سوراخ تھا۔

ہماری رائے میں عدالت سیشن میں شہادت ملی ہے اس بات کو صاف طریقے سے ثابت کرنے کی ضرورت تھی کہ آیا مقتول کے جسم پر کونسا زخم گولی کا تھا اور گولی کس جگہ سے داخل ہو کر کس مقام پر باہر نکلی تھی۔ گواہان جمعیت کا بیان ہے کہ صرف ایک فیر ہوا تھا بندوق جو ملزم کے قبضہ میں تھی اور جس سے فیر کیا تھا وہ فوراً گرفتار نہ ہو سکی۔

ملزم کے کپڑوں سے ایک خون آلودہ گولی برآمد ہونے کے باعث عدم ثبوت ڈاکٹری یہ نتیجہ نکالنا درست ہوگا کہ ملزم نے بندوق سے بیک وقت دو فیر کر دیئے تھے اور اسکی بندوق کی ایک نال میں گولی بھری ہوئی تھی۔

ڈاکٹری شہادت سے یہ ضرور ثابت ہے کہ مقتول کے جسم پر کثیر تعداد میں چھروں کے زخم موجود تھے اور انہیں زخموں سے ہلاک ہوا گو کہ گواہان چشم دید مسمیان سلن، بھورے اور پیر بخش کے بیانات سے ثابت ہے کہ ملزم نے مقتول کو بندوق کے فیر سے ہلاک کیا۔ مہتمم تھانہ نے اطلاع اول میں سلن کے علاوہ پیر دادا اور بھورا کو نامزد نہیں کیا تھا کہ وہ بھی بوقت واردات جنگل میں مویشی چرا رہے تھے۔ عدالت سیشن میں تفتیش کنندہ سے ان گواہوں کے متعلق روزنامچہ کے حوالہ سے یہ دریافت کرنے کی ضرورت تھی کہ دوران تفتیش ان گواہوں کے بیانات کب قلمبند کئے گئے تھے۔ تاکہ ان گواہوں کے متعلق شبہ کی گنجائش نہ رہتی۔ بہرحال جنگل میں ان گواہوں کا بوقت واقعہ مویشی چراتے ہوئے موجود ہونا بعید از قیاس نہیں معلوم ہوتا۔

شہادت صفائی ملزم کے متعلق ہمارے روبرو کوئی بحث نہیں کی گئی۔ اس کے دیکھنے کے بعد عدالت مجوزہ کی رائے سے اتفاق ہے کہ شہادت صفائی ملزم ناقابل اعتبار ہے۔ ہماری رائے میں شہادت ثبوت سے ملزم کے خلاف جرم تحت دفعہ ۳۰۲ ضرور ثابت ہے۔ مگر تجویز طلب یہ امر ہے کہ آیا واقعات مقدمہ کے لحاظ سے ملزم سزائے موت کا مستوجب ہے یا نہیں۔ گواہان ثبوت نے تسلیم کیا ہے کہ گرفتار ہوتے وقت مقتول نے ماں بہن اور بیوی کی مغلظ گالیاں دی تھیں جس سے مشتعل ہو کر ملزم نے مقتول کو بندوق کے فیر سے مضروب کیا۔ شہادت سے یہ بھی ظاہر ہے کہ یہ واقعہ بلا کسی مخاصمت سابقہ کے بوجہ اشتعال یکایک اور دفعتاً ظہور میں آیا تھا گو ملزم نے شہادت صفائی میں جائے وقوعہ سے عدم موجودگی کا اظہار کیا ہے تاہم شہادت ثبوت سے ظاہر ہے کہ وہ بوجہ فوری اشتعال طبع ملزم نے یہ فعل کیا تھا اس وجہ سے ہماری رائے میں ملزم اس شہادت سے مستفید ہونے کا مستحق ہے۔ ہماری رائے میں باوجود فوری اشتعال طبع کا فعل بجائے دفعہ ۳۰۴ تحت دفعہ ۳۰۲ کے قابل سزایابی نہیں ہے کیونکہ ملزم کو معلوم تھا کہ اس کے فعل سے مقتول کی فوری ہلاکت کا باعث ہوگا اور اسکو باوجود اشتعال طبع بندوق سے مقتول کو مارنے کی کوئی خاص وجہ موجود نہ تھی۔ گو واقعات کے لحاظ سے ہماری رائے میں ملزم بجائے سزائے موت سزائے حبس دوام کا مستوجب ہے۔ فی الحقیقت اس قسم کے فوری اشتعال طبع کے مقدمہ میں بجائے سزائے موت سزائے حبس دوام دینا مناسب خیال کیا گیا ہے۔ ملاحظہ ہو آل انڈیا رپورٹر ۱۹۳۱ء لاہور صفحہ ۲۰۱ ... صفحہ ... [illegible] ... اس مقدمہ میں ایک نوعمر لڑکے نے اسلحہ کے باعث ملزم فوری اشتعال طبع میں آکر ... [illegible] ... آل انڈیا رپورٹر ... صفحہ ... [illegible] ... آل انڈیا رپورٹر ... صفحہ ۲۲۳۔ ان نظائر میں منقولہ بالا کے باعث فوری اشتعال طبع میں اگر ملزم نے ... [illegible] ... سزایابی تحت دفعہ ۳۰۲ ... سزائے موت کو حبس دوام میں تبدیل کر دیا گیا ... [illegible] ... کیا جاتا ہے کہ ملزم بجائے سزائے موت حبس دوام کی سزا ... [illegible]

[illegible]